Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۶ ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ ۳۰ اخاء ۱۳۵۶ہش ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۴۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ اخاء ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میری سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ امۃ الرفیق طاہرہ سلمہا اللہ اہلیہ عزیزم کریم احمد صاحب طاہر کو لیبیا میں مورخہ ۲۲ نومبر کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ نومولود حضرت مولانا ابو العطاء صاحب مرحوم کا نواسہ اور محترم میاں روشن دین صاحب کا پوتا ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ نومولود کو بابرکت ، نیک ، خادمِ دین لمبی عمر والا اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(سعیدہ بیگم اہلیہ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب مرحوم)

میرے مثانہ کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ۱۸ اکتوبر کو ہوا جو گھنٹہ بھر کوشش کے باوجود کامیاب نہ ہو سکا بلکہ تکلیف زیادہ ہوگئی ۔ پھر دوبارہ ۲۲ اکتوبر کو اپریشن ہوا جو کامیاب رہا مگر ابھی تک خون بند نہیں ہوا اور درد اور بے چینی ہے۔

احباب سے صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صدیق امرتسری)

برادرم مکرم ملک کیپٹن خادم حسین صاحب سابق ناظر امورِ عامہ آجکل بہت بیمار ہیں اور راولپنڈی ملٹری ہسپتال میں داخل ہیں ان کا اپریشن ہوا ہے جس کی وجہ سے بہت کمزوری ہوگئی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار سید عبید اللہ)

برادرم محترم سید شاہ محمد صاحب سابق انچارج التبلیغ انڈونیشیا دل کی بیماری سے انڈونیشیا میں شدید بیمار ہیں احباب سے انکی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید احمد زمان شاہ داتا براستہ ایبٹ آباد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ انسانِ کامل ہیں جن پر تمام سلسلہ انسانیہ ختم ہو گیا

آپؐ کے ذریعہ بشری استعداد کا دائرہ اور ارتفاع کے تمام مراتب اپنی انتہا پر پہنچ گئے

"تیسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبتِ الٰہی کا انسانی محبت کے مستعد فتیلہ پر پڑ کر اس کو افروختہ کر دیتا ہے اور اس کے تمام اجزاء اور تمام رگ وریشہ پر استیلاء پکڑ کر اپنے وجود کا اتم اور اکمل مظہر اس کو بنا دیتا ہے اس حالت میں آتشِ محبتِ الٰہی لوحِ قلبِ انسانی کو نہ صرف ایک چمک بخشتی ہے بلکہ معاً اس چمک کے ساتھ تمام وجود بھڑک اٹھتا ہے اور اس کی لوئیں اور شعلے اردگرد کو روزِ روشن کی طرح روشن کر دیتے ہیں اور کسی قسم کی تاریکی باقی نہیں رہتی اور پورے طور پر اور تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ وہ سارا وجود آگ ہی آگ ہو جاتا ہے اور یہ کیفیت جو ایک آتشِ افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑے سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح الامین کے نام سے بولتے ہیں کیونکہ یہ ہر یک تاریکی سے امن بخشتی ہے اور ہر یک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقتِ وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں اور اس کا نام ذو الافق الاعلیٰ بھی ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی ہے اور اس کو رأی ما رأی کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے کیونکہ اس کیفیت کا اندازہ تمام مخلوقات کے قیاس اور گمان اور وہم سے باہر ہے اور یہ کیفیت صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے جو انسانِ کامل ہے جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہو گیا ہے اور دائرہ استعدادات بشریہ کا کمال کو پہنچا ہے اور وہ درحقیقت پیدائشِ الٰہی کے خط ممتد کی اعلیٰ طرف کا آخری نقطہ ہے جو ارتفاع کے تمام مراتب کا انتہا ہے۔ حکمتِ الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش کا شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم جس کے معنے یہ ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا یعنی کمالاتِ تامہ کا مظہر!!"

(توضیح مرام صفحہ ۱۳-۱۵)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۳۰ اخاء ۱۳۵۶ ہش
۳۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء

مامورینِ الٰہی کی کامیابی کا اصل ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے اس امر کو قرآن مجید میں کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ اپنے جن خاص بندوں کو وہ اصلاحِ خلق کے عظیم الشان کام پر مامور کرتا ہے اور انہیں مامور من اللہ کی حیثیت سے مبعوث فرماتا ہے اُن کی مخالفت ضرور کی جاتی ہے اور کی بھی جاتی ہے انتہائی شدید۔ وہ جن کی ہمدردی اور اصلاح یابی میں گھُل رہے ہوتے ہیں وہی اُن کے درپئے آزار ہونے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ ایسے حالات میں اُنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی حکم ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف جُھکیں، اسے ہی اپنا کارساز بنائیں اور اُس کی تائید و نصرت کے لئے اُسی کے حضور دعائیں کریں۔

جملہ انبیاء میں سے سب سے زیادہ مخالفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی اور سب سے زیادہ دُکھ آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو ہی دیئے گئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو یہی حکم ہوتا تھا کہ آپؐ صبر سے کام لیں اور اپنی کامیابی کے لئے اُسی کے حضور دُعائیں کرتے چلے جائیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:-

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝
(المزمل آیات ۹ تا ۱۱)

ترجمہ:- اور چاہیئے کہ تُو اپنے رب کی صفات کو یاد کیا کر اور اُسی سے دل لگایا کر۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس اُسی کو اپنا کارساز بنا۔ اور جو کچھ یہ لوگ (یعنی تیرے مخالف) کہتے ہیں اُس پر صبر کر اور شریفانہ طور پر اُن سے الگ ہو جا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر اور دعاؤں سے کام لینے ہی کی تلقین نہیں کی بلکہ یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے خود اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یہ تسلّی دی کہ وہ خدا جس نے تجھے مبعوث کیا ہے ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہے، مشرق اور مغرب اُسی کے قبضہ و تصرّف میں ہیں۔ وہ حالات کو یکسر بدل کر مشرق اور مغرب کو تیرے زیرِ نگین کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اندھیری راتوں کی دعائیں رنگ لائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قبول فرما کر ایسے حالات پیدا کئے کہ آپؐ کو دُکھ دینے والے آپؐ کے آگے سرنگوں ہو کر آپؐ سے رحم اور جاں بخشی کے طالب ہوئے اور آپؐ نے لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ فرما کر سب کو معاف فرما دیا اور فی الحقیقت مشرق اور مغرب کو آپؐ کے زیرِ نگین کر دکھایا۔ یہ سب نتیجہ تھا آپؐ کی اندھیری راتوں کی دردانگیز دعاؤں اور اپنے مولیٰ کے حضور التجاؤں کا۔

حقیقت یہ ہے کہ جملہ مامورینِ الٰہی کو ایسے ہی حالات میں سے گزرنا پڑا اور خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں کے ذریعہ ہی وہ اپنے خداداد مشن میں کامیاب ہوئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی تھیں تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کرتے تھے۔ قوم تو صُمٌّ بُکمٌ ہوتی ہے وہ اُن کی باتیں سُنتی نہیں بلکہ تنگ کرتی اور دُکھ دیتی ہے۔ اُس وقت راتوں کی دعائیں ہی کام کرتی تھیں۔ اب بھی یہی صورت ہے۔"

(بدر ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۵)

ایک مضمون پر اعتراض اور اس کا جواب

۱۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء کے الفضل میں مکرم بشارت احمد صاحب بشیر کا ایک مضمون بعنوان "کفنِ مسیح کا تاریخی پس منظر" شائع ہوا تھا اس پر مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالحمید صاحب ربوہ نے ایک اعتراض تحریر کیا ہے۔ ان کا اعتراض اور ادارہ کی طرف سے اس کا جواب ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

اعتراض:-

"الفضل" کی ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء کی اشاعت میں مکرم جناب مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کا ایک مضمون بعنوان "کفنِ مسیح کا تاریخی پس منظر" شائع ہوا ہے۔ آپ نے تاریخ الکامل جلد ۵ صفحہ ۱۳۱ کے حوالہ سے ایک عبارت لکھی ہے جس سے آپ نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس میں مذکور مندیل سے مراد وہ کفنِ مسیح ہے جس پر آج کل بحث ہو رہی ہے اور جس میں صلیب کے واقعہ کے بعد آپ کے جسم کو لپیٹا گیا تھا۔ مجھے اس نتیجہ سے اتفاق نہیں کیونکہ

ا- اس میں مندیل کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی رومال کے ہیں۔

ب- اس میں لکھا ہے کہ اس مندیل سے حضرت مسیحؑ نے اپنا مُنہ پونچھا تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ رومال تھا، کفن نہیں۔

ج- اس حوالہ میں کفن کا ذکر کہیں نہیں آیا۔

د- اس میں لکھا ہے کہ اس مندیل پر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی شبیہہ تھی جس کا مطلب ہے کہ وہ Naked Eye (ننگی آنکھ) سے نظر آ رہی تھی۔ مگر وہ کفن جس پر آجکل بحث ہو رہی ہے اس پر حضرت مسیح علیہ السلام کی تصویر Naked Eye (ننگی آنکھ) سے تو نظر نہیں آتی بلکہ آجکل سائنسدانوں نے High Powered Lense (بہت اونچی طاقت کے لینس) استعمال کر کے حضرت مسیحؑ کی تصویر کو دیکھا۔

اس مضمون کی تصحیح نہایت ضروری ہے۔

جواب:-

مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے اس مضمون میں کفنِ مسیحؑ کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈال کر اس امر کا کھوج لگانے کی ابتدائی کوشش کی ہے کہ یہ کفن فلسطین سے یورپ کیسے پہنچا۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ حضرت مسیحؑ فلسطین سے ہجرت کر کے جب شام کے راستے کشمیر تشریف لے گئے تو راستہ میں انہوں نے یہ چادر اپنے کسی متبع کو دی اور پھر اسے دمشق اور موصل کے درمیان واقع ایک گرجا میں محفوظ کر دیا گیا۔ بعد ازاں مسلمانوں نے جب یہ علاقے فتح کئے تو یہ چادر ان کے ہاتھ آئی۔ جب قیصرِ روم نے عباسی خلیفہ المتقی للہ سے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا تو اُس نے اسے قیصرِ روم کے پاس واپس بھجوا دیا۔

اپنے اس نظریہ کے ثبوت میں مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے مسلمان مورخ ابن الاثیر کی کتاب تاریخ الکامل جلد ۸ کا ایک حوالہ پیش کیا ہے جس میں اس امر کا ذکر آتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کا ایک "مندیل" جس پر ان کی شبیہہ مرتسم تھی مسلمانوں کو اپنی فتوحات کے زمانہ میں شام کے ایک گرجا سے ملا تھا جسے عباسی خلیفہ المتقی للہ نے قیصرِ روم کی درخواست پر اسے واپس لوٹا دیا تھا۔ مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے استدلال کیا ہے کہ یہ "مندیل" دراصل وہی کفن ہے جس میں مسیح علیہ السلام کو صلیب پر سے اُتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ انہوں نے "مندیل" کے لغوی اور اصطلاحی معنوں کی رُو سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ "مندیل" کا لفظ صرف رومال کے معنوں میں ہی استعمال نہیں ہوتا بلکہ چادر نما کپڑے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور پھر چادر کی بجائے "مندیل" کا لفظ استعمال کرنے کی ایک حکمت بھی بیان کی ہے جو اُن کے بیان کردہ تاریخی پس منظر پر بظاہر صادق آتی ہے۔

اگر مکرم بشارت احمد صاحب بشیر "مندیل" کے لفظ کی تشریح کر کے اپنی دانست میں یہ ثابت نہ کرتے کہ یہ لفظ چادر کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے تو مکرم میجر عبدالحمید صاحب کا اعتراض درست ہوتا۔ پھر بھی وہ یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ مضمون نگار نے "مندیل" کی جو تشریح کی ہے انہیں اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ یہ تشریح مزید تحقیق طلب ہے۔

اگر مکرم بشارت احمد صاحب بشیر "مندیل" سے رومال ہی مراد لیتے اور اس کے معانی پر بحث کر کے اس سے چادر مراد نہ لیتے تو پھر اس مضمون کو الفضل میں شائع کرنے کا سوال پیدا نہ ہوتا۔ اُن کی اس تشریح کے پیشِ نظر ایک تحقیقی مضمون کے طور پر اسے شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ تحقیق کے بارہ میں اختلاف کی گنجائش ہو سکتی ہے اور اگر کوئی صاحب مزید ریسرچ کریں تو اس سے مختلف نئی تحقیق بھی پیش کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسنِ سلوک اور اس کے خوشکن نتائج

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد ۔ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

عنوان بالا میں "آنحضرت" سے مراد میرا پیارا اور پیاروں کا پیارا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ علمائے لغت نے لکھا ہے۔

"فالمحمّد فی اللغۃ الذی یحمد حمداً بعد حمد الٰی ما لا نھایۃ لہ فلا یقف حمدہ علی حدّ"

(زرقانی شرح المواہب اللدنیہ جلد۳ صفحہ ۱۵۱)

کہ محمدؐ سے مراد وہ ذاتِ بابرکات ہے جس کی تعریف کئے ہمیشہ تعریف ہوتی رہے اور کسی حصّہ کمال پر پہنچ کر بھی اس کی حمد کا غلغلہ مدھم نہ ہونے پائے۔

حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت و شان کو نمایاں کرنے کے لئے احمدؑ بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ تسلیم فرماتے ہیں:—

"اللہ تعالیٰ نے ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھا۔ جس کے معنے ہیں نہایت تعریف کیا گیا۔ سو یہ غایت درجہ کی تعریف حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی شان کے لائق ہے مگر ظلّی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔"

(مجاہد خاتم النبیین صفحہ ۱۱۲)

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ آقائے نامدار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اس حقیقت کا علمبردار ہے کہ آپ بنی نوع انسان میں سب سے زیادہ حسین و جمیل وجود ہیں اور کائناتِ عالم میں حسن و جمال کی جو رنگینیاں اور رعنائیاں نمایاں ہیں۔ وہ آپ کے ہی حسنِ عالمتاب کے جلوؤں کی تابانیاں ہیں اور بنی نوع انسان میں اخلاق و مروّت جو دلربائیاں درخشاں ہیں وہ آپ کے ہی حسنِ کردار اور حسنِ گفتار کی تجلیوں کی کرشمہ سازیاں ہیں اور اس سے آپؐ نہ صرف خدا تعالیٰ بلکہ مخلوقِ خدا کے بھی محبوب و مطاع ٹھہرتے ہیں۔ کیا ہی خوب ہے جو آپ کے عاشقِ صادق حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:—

"لا ریب انّ نبیّنا سمّی محمّدًا لمّا اراد اللہ ان یجعلہ محبوبًا فی اعینہ واعین الصالحین۔"

(اعجاز المسیح ص۱۰۶)

کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ فرمایا کہ حضور پرنور کو اپنی اور اپنے نیک بندوں کی نگاہ میں محبوب بنا دے تو اس نے آپ کا نام محمّد رکھا (صلی اللہ علیہ وسلم)

پس یہ ہے وہ مقام محمدؐ جس کی بابت آپ کے عاشق صادق نے کہا تھا۔

"اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ"

چنانچہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقام محمدیت کو مدّنظر رکھ کر آپ کے بچوں سے حسنِ سلوک کی بعض نمایاں جھلکیوں کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ آپ کے حسنِ سلوک میں خدائی حسنِ اخلاق کی تجلیاں درخشاں تھیں اور آپ کے گفتار و کردار کے آئینہ میں اس بالاترانی سے جلوؤں کی تابانیاں نمایاں تھیں۔ جنہیں دیکھ کر بے ساختہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ فی الواقعہ محمدؐ تھے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے ایسی محبت و رأفت رکھتے تھے جس میں خدا تعالیٰ کی ربوبیت و رحمانیت پوری طرح جھلکتی نظر آتی تھی اور یہی وہ آپ کا نمایاں وصف ہے جس کی بناء پر خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنا خلیفۂ اعظم اور مظہر اتم قرار دیا تھا اور علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہا تھا:—

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"

چنانچہ میں آج بھی جب اس محبت و رأفت کا تصور کرتا ہوں جو حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے قلزم دل میں بچوں کے لئے موجزن تھی تو میرے جسم کا رواں رواں آپؐ کی محبت و عشق میں مچل اٹھتا ہے اور میری زبان پر بے ساختہ حضرت سلیمانؑ کا وہ عشق انگیز نغمہ تڑپ اٹھتا ہے جس میں آپ کہتے ہیں:—

"میرا محبوب سرخ و سفید ہے ...... اس کا سر ایسا ہے جیسا کہ چوکھا سونا۔ اس کی زلفیں کوّے کی طرح سیاہ۔ اس کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں جو دودھ میں نہا کر لب دریا تمکنت سے بیٹھے ہوں۔ اس کے رخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری کیاریاں ہیں۔ اس کے لب سوسن ہیں جن سے خالص مُر ٹپکتا ہے۔ اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں جن میں زبرجد جڑے ہوں۔ اس کی قامت لبنان کی سی جو خوبی میں رشک سرو ہے۔ اس کا دہن نہایت شیریں ہے وہ مجسم عشق انگیز ہے۔ اے یروشلم کی بیٹیو! یہ ہے میرا محبوب اور یہ میرا پیارا ہے۔"

(غزل الغزلات ب۵ ۹-۱۶)

بے شک یہ درست ہے اور بالکل درست ہے کہ میرا آقا محمدؐ ہی وہ میرا محبوب اور میرا پیارا ہے جو سرخ و سفید ہے اس کی زلفیں کوے کی طرح سیاہ اور آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں جو دودھ میں نہا کر لب دریا تمکنت سے بیٹھے ہوں۔ اس کے رخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری کیاریاں ہیں۔ اس کے لب سوسن اور دہن نہایت درجہ شیریں ہے مگر اس کے حسنِ عالمتاب کے جلوؤں کی تابانیاں یروشلم کی بیٹیوں تک محدود نہیں ہیں بلکہ وہ تمام عالم کون و مکان کو حسن بہار بخشنے والا ہے۔ سورج اور چاند اسی کے نور مبین سے منوّر اور ضیاء افروز ہیں۔ پہاڑ اور مرغزار اس کے جمال و جلال کے عکاس اور آئینہ دار ہیں اور دریا اس کے فیض سخاوت کی جولانگاہ کے مظہر ہیں۔

الغرض! یہ سب جہاں اس کے حسنِ عالمتاب کی تجلیوں سے درخشاں اور تاباں ہے۔ کیونکہ وہ صاحبِ لولاک ہے اور وہی ہے جس کے جلوے سے کائناتِ عالم کے ذرّے ذرّے میں ضوفشاں اور نمایاں ہیں اور اس کے حسنِ اخلاق کے ستونوں سے بنی نوع انسان کے گفتار و کردار نے شگفتگی و تر و تازگی پائی ہے۔ کیونکہ وہ ان سب کا روحانی باپ بن کر آیا تھا۔ مگر اس نے زیادہ تر ان سے محبت کی تھی جو کم سن بچے تھے اور جو [illegible] اپنے جسمانی باپوں کی التفات سے بھی محروم رہ جاتے تھے۔

آئیے! اب آپ کو بہارِ حسن و احسان کی رنگینیوں اور رعنائیوں کے سرسبز و شاداب گلستانوں میں لے چلوں جہاں کی روح پرور فضا محمد عربی کے حسنِ اخلاق کی بھینی بھینی عطر بیز ہواؤں سے مہک رہی ہے اور جہاں آپ خود یہ دیکھیں گے اور اقرار کریں گے کہ میرا پیارا واقعی پیاروں کا پیارا اور محبوبوں کا محبوب ہے اور وہ جو حضرت سلیمانؑ علیہ السلام نے عالم کشف میں اس کے حسن پر نظر ڈال کر دیکھ کر کہا تھا بالکل درست اور سچ کہا تھا۔

چنانچہ بچوں میں سے ہی ایک بچے کی یہ شہادت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی ہے مگر اس قدر طویل مدت میں بھی آپؐ نے کبھی مجھے اُف تک نہ کہا تھا اور پھر یہی بچہ کہتا ہے:—

"ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشًا ولا متفحشًا"

کہ آپ نہ تو فحش گو تھے اور نہ ہی تکلّف سے ایسا بننے کی کوشش کرتے تھے۔ اور پھر یہ تو احسن الخالقین رب العالمین کی گواہی ہے فرمایا:—

"لو کنت فظًا غلیظ القلب لانفضّوا من حولک"

کہ اگر آپ زبان یا دل کے سخت ہوتے تو لوگ کبھی بھی آپ پر پروانہ وار فدا نہ ہوتے۔

پس سچ ہے جو حضرت سلیمانؑ نے فرمایا تھا کہ:—

"اس کے لب سوسن ہیں جن سے خالص مُر ٹپکتا ہے ...... اور اس کا دہن نہایت درجہ شیریں ہے"

لہٰذا یہ کس طرح ممکن تھا کہ آپ کے لب و دہن سے کوئی ایسا کلمہ نکلتا جو بچوں کی دلداری و دلجوئی کا موجب نہ بنتا اور آپ سے کوئی ایسا فعل سرزد ہوتا جو بچوں کو آپ پر پروانہ وار قربان ہونے سے روکتا۔

یورپ کا مشہور مستشرق لین پول لکھتا ہے:—

"وہ غیر معمولی انسان جس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تن تنہا سالہا سال تک بہادروں اور دلیروں کی طرح اپنی قوم کا مقابلہ کیا ...... وہ بچوں کا محبوب تھا اور جب کبھی وہ بچوں کے گروہ سے گزرتا تو اپنے میٹھے لفظوں اور دلآویز تبسم سے ان کا دل پرچا جاتا۔

رسول اکرم عرب کے حاکم تھے لیکن آج کون حاکم ہے جو گلیوں میں پیدل چلتا ہے اور جب وہ کہیں جا رہا ہو تو مٹی میں کھیلتے ہوئے بچے ان کی ٹانگوں سے لپٹ جاتے ہیں اور وہ ان سے پیار کرتا ہے وہ دین و دنیا کا بادشاہ تھا لیکن کون بادشاہ ہے جس کی زندگی میں اتنی شفقت اور سادگی ہے کہ وہ بچوں کو بہلانے کے لئے ان کو کاندھے پر اٹھائے سواری کی طرح حریم نبوی سے مسجد نبوی تک اور مسجد نبوی سے حریم نبوی تک لے کر چکر کاٹتا ہے" (موج کوثر صفحہ ۲۱۲، ۲۱۳)

پس سچ کہا ہے جولین پول نے کہا ہے اور تاریخ آج بھی یہ گواہی دے رہی ہے کہ جونہی میرا آقا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بچوں کو گلیوں میں خراماں خراماں رواں دواں نظر آتا تھا وہ مٹی سے کھیلتے ہوئے ادھر ادھر سے بھاگتے ہوئے آتے ہیں۔ اور آپ کی رشک سرو۔ لبنان سی قامت سے لپٹ جاتے تھے۔ مگر آپ کے سوسن ایسے لب تھے کہ ان سے سوائے خالص موتی ٹپکنے کے اور کچھ نہیں نکلتا تھا اور سونے ایسے ہاتھ تھے جو ترسیس کے جواہر کی خوبیوں کی بدولت ان کی مزید دلکشی و دل لگی کا موجب بنتے تھے اور وہ آپ کا لباس تمام تمام رخوب دل بھر کر آپ سے عشق و محبت کا مظاہرہ کرتے تھے۔

پھر یہ نہیں بلکہ میں تو اب بھی عالم تصور میں وہ عشق بھرا منظر دیکھتا ہوں کہ جب بھی آپ بچوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو ان کو خود سلام کہتے ہیں اور ان کے سروں پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہیں اور محبت سے ان کو گود میں اٹھا لیتے ہیں اور جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے ہیں تو دیکھنے والے یہ رشک بھرا منظر بھی دیکھتے ہیں بچے آپ کے آگے اور پیچھے سوار ہیں اور آپ ہیں کہ ذکر خدا میں محو و مست ہیں اور پھر دیکھنے والے یہ بھی دیکھتے اور حسرت سے دیکھتے رہ جاتے ہیں کہ جب آپ کی خدمت میں کوئی پھل پیش کیا جاتا تو آپ سب سے پہلے اس کو دیتے جو سب سے کم سن ہوتا

پھر میری نظر میں یہ نظارہ تو اب بھی رقصاں ہے کہ میرا محبوب آقا ایک مجلس میں صحابہ کرامؓ کے بچوں سے پیار کر رہا تھا ان کو سینے سے لگاتا اور پیار سے چومتا تھا کہ اتنے میں ایک بدو بے ساختہ پکار اٹھا ——— یا رسول اللہ آپ تو بچوں کو چومتے اور ان سے پیار کرتے ہیں؟ مگر ہم تو ایسا نہیں کرتے جس پر رحمت عالم نے فرمایا:۔

"اگر خدا نے تیرے دل سے
رحم نکال دیا ہے تو پھر میں
تمہارے دل میں اسے کس
طرح ڈال سکتا ہوں"

اور اسی طرح ایک اور مرحلہ پر فرمایا:۔

"جو رحم نہیں کرتا اس پر
رحم نہیں کیا جاتا"

اللہ اللہ! کتنا ہی حسین و تابناک ہے وہ ارشاد جو بچوں کو چومنے کے بارے میں آپ نے فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

"اکثروا قبلة اولادکم
فان لکم بکل قبلة
درجة فی الجنة"

اے لوگو! بچوں کو چوما کرو کیونکہ
ہر دفعہ چومنے کے بدلے میں
تم کو جنت میں ایک درجہ
ملے گا۔

پس آپ کی یہ تعلیم اور یہ حسین عمل اس امر کا درخشندہ ثبوت نہیں ہے کہ میرے آقا کو بچوں سے انتہائی محبت تھی پس سچ کہا ہے جو آپ کے عاشق صادق حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے کہا ہے:۔

"آں ترحّم ہا کہ خلق ازوے دید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے"

میں مزید عرض کروں گا کہ میرا آقا توحید حقیقی کا حقیقی علمبردار اور خدا کی محبت کے مقابلہ میں کسی کی محبت کی بھی پرواہ نہ کرتا تھا اور پھر اسے کسی کی محبت کی پرواہ ہوتی ہی کیونکر؟ جبکہ اس نے اپنے ماننے والوں کو یہ سبق دیا ہے کہ وہ خدا کی محبت کے مقابلہ میں ہر محبت کو خیر باد کہہ دیں۔

چنانچہ یہی وہ میرا رؤف و رحیم آقا ہے جو باآواز بلند کہتا ہے:۔

"قرة عینی فی الصلوٰة"
کہ نماز میری آنکھوں کی
ٹھنڈک ہے۔

کیونکہ نماز ہی وہ عبادت ہے جس میں میں اپنے خدا سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہوں۔

مگر عجیب بات ہے کہ یہی نماز جو آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور جس میں آپ اپنے محبوب خدا سے راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں۔ اس میں بھی دیکھنے والے دیکھتے ہیں کہ بچوں کی ہمدردی و شفقت آپ کے قلزم دل میں طوفان بپا کر دیا کرتی تھی۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ:۔

"میں نماز میں ہوتا ہوں اور
ارادہ یہ ہوتا ہے کہ نماز کو
لمبا کروں گا کہ اتنے میں کسی
بچے کے رونے کی آواز میرے
کانوں میں پڑتی ہے۔ تو میں
نماز مختصر کر دیتا ہوں"

اور سنیئے۔ آپ اپنے خالق اکبر کے حضور سر بسجدہ ہیں۔ نامعلوم کس ناز و انداز سے محو راز و نیاز ہیں کہ اتنے میں حضرت حسنؓ آپ کی کمر مبارک پر آ سوار ہوتے ہیں اور دیکھنے والے یہ دلکش بھرا منظر دیکھتے ہیں کہ آپ سجدہ کو لمبا کر دیتے ہیں اور جب پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں:۔

"میرا بچہ مجھ پر سوار تھا میں
نے پسند نہ کیا کہ اس کے کھیل
میں خلل ڈالوں"

اور اب سنیئے! حضورؐ کی اپنی بچی زینبؓ کی لخت جگر، حضرت امامہؓ سے محبت و شفقت کی روداد! دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ حضورؐ نماز پڑھتے ہیں اور آپ نے حضرت زینبؓ کی بچی کو اٹھایا ہوتا ہے۔ جب رکوع اور سجدہ میں جاتے ہیں تو اس کو نیچے اتار دیتے ہیں اور جب سجدہ سے اٹھتے ہیں تو اس کو پھر اٹھا لیتے ہیں۔

اللہ اللہ! یہ ہے میرے آقا کی بچوں سے محبت و شفقت کی انتہا کا عالم کہ آپ اپنے محبوب حقیقی سے راز و نیاز کے عالم میں بھی ان کو محبت و الفت سے محروم نہیں رکھتے۔ اللھم صل علی محمد و بارک وسلم

(باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب قائد لانڈھی کورنگی کراچی پر ۲۲ر اکتوبر کی رات کو قاتلانہ حملہ ہوا ہے جس سے دونوں بازوؤں پر شدید زخم آئے ہیں۔ آپ جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (مرزا حمید احمد۔ لانڈھی کورنگی کراچی)

(۲) میرے لڑکے محمد نعیم طارق کی اہلیہ گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے عزیزہ کے ہاں آپریشن سے بچی پیدا ہوئی ہے۔
(ملک محمد ابراہیم بشارت مارکیٹ ربوہ)

(۳) میری بچی شاہدہ نور دو ماہ سے پھیپھڑے اور دل کی تکلیف سے بیمار ہے۔
(چوہدری نور احمد رندھاوا دہاڑی)

(۴) مکرم بشیر احمد صاحب گوٹھ غلام رسول نزد میرپور خاص دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔

(۵) میرے ابا جان سید ظہور احمد شاہ صاحب کو پچھلے چند ماہ ہوئے دل کی شدید تکلیف ہوئی تھی۔ اب گو پہلے کی نسبت کافی آرام ہے لیکن پھر بھی کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی ہے۔ (رفیقہ ظہور دارالرحمت غربی ربوہ)

(۶) مکرم شیخ محمد احسن صاحب پراچہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ بصرہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔
(محمد افضل ظفر جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۷) میرے نانا جان مستری اللہ رکھا صاحب محلہ دارالیمن شرقی ایک ہفتہ سے بندش پیشاب کی وجہ سے سول ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔
(داؤد احمد طاہر کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

(۸) میری بھابی اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب فاروقی دو ہفتہ سے علیل ہیں۔
(مسعود احمد فاروقی سیکرٹری تعلیم شالامار ٹاؤن لاہور)

(۹) محترم بشیر احمد طاہر خادم مسجد نور راولپنڈی کی بچی چند دن سے سخت بیمار ہے۔
(فیاض احمد زعیم حلقہ اصغر مال شرقی راولپنڈی)

(۱۰) خاکسار عرصہ سے کمر درد اور پیٹ میں نفخ کی وجہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔
(محمد ابراہیم صدر جماعت احمدیہ ٹلونڈی موسیٰ خان گوجرانوالہ)

(۱۱) میری خالہ جان اہلیہ صاحبہ سید انور صاحب شدید بیمار ہیں ان کا میو ہسپتال لاہور میں پیٹ کا آپریشن ہوا ہے۔ (محمد داؤد ناصر دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ تمام مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۳۵۶ہش / ۱۹۷۷ء

(۲)

تیسرا دن ۔ ۶ر نومبر بروز اتوار

ساتواں اجلاس

۸-۰۰ تا ۸-۱۵	تلاوت قرآن کریم ونظم
۸-۱۵ تا ۹-۲۵	بیت بازی کا مقابلہ ممبرات لجنہ کے درمیان۔ اس کی ٹیم چار یا پانچ افراد پر مشتمل ہوگی۔ (اشعار درثمین۔ کلام محمود۔ درِّعدن اور بزرگانِ جماعت احمدیہ کے کلام میں سے ہوں گے۔)
۹-۲۵ تا ۱۰-۰۰	فی البدیہہ تقریری مقابلہ (وقت تین منٹ) عنوانات وقت پر مہیا کئے جائیں گے۔ لیکن شامل ہونے والی بچیوں کے نام پہلے سے آنے چاہئیں۔ عین وقت پر شمولیت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۴۵	حسنِ قرأت کا مقابلہ (مقامی طور پر لجنات اس مقابلہ میں شامل ہونے والی کے متعلق تسلی کر لیں کہ وہ صحیح تلاوت کرتی ہو۔ سورۃ زبانی یاد ہونی چاہیئے۔ اس مقابلے کے لئے سورہ رحمٰن کا پہلا رکوع مقرر کیا جاتا ہے
۱۰-۴۵ تا ۱۱-۵۵	انگریزی تقریری مقابلہ۔ (صرف لجنہ کی ممبرات کے لئے۔ وقت ۵ منٹ فی تقریر)۔

عنوانات:-

1) I shall give you a large party of Islam.
2) Islam is soultion to world Problems.
3) Why I believe in Ahmadiyyat.

۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	نظم
۱۲-۰۰ تا ۱۲-۳۰	خطاب حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ

(صبح کے لجنہ کے اس اجلاس کے دوران ناصرات الاحمدیہ کا مندرجہ ذیل پروگرام علیحدہ دفتر لجنہ میں ہوگا۔)

۸-۰۰ تا ۹-۰۰	معیارِ اوّل۔ تحریری ٹیسٹ معلومات دینیہ۔ جس میں مذہبی اور علمی جملوں کو مکمل کرنا ہوگا۔
۹-۰۰ تا ۹-۳۰	ناصرات کا دستکاری کا کام۔ جس میں رومال پر پھول کاڑھنا ہے۔ ناصرات سوئی اور رنگین دھاگے اپنے ساتھ لائیں۔ پھول ٹریس کئے ہوئے رومال مرکز سے مہیا کئے جائیں گے۔
۹-۳۰ تا ۱۰-۳۰	ذہانت کا تحریری ٹیسٹ ہوگا۔
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۳۰	اشعار خوانی کا مقابلہ اس طریق پر ہوگا کہ ایک مصرعہ بتا کر دوسرا پوچھا جائے گا۔ اس نصاب میں مندرجہ ذیل نظمیں ہیں:-

(۱) درثمین۔ جمال وحسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے۔ ابتدائی چھ اشعار
(۲) کلام محمود۔ عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ۔ ابتدائی چھ اشعار

معیار دوم۔ زبانی ٹیسٹ پہیلیاں بوجھنے کا۔ ۲ پنجابی ۔ ۴ اردو
صبح ۸-۰۰ تا ۹-۰۰ بجے بروز اتوار

نوٹ:- تمام ناصرات الاحمدیہ حضرت صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ اور بعض دوسری خواتین کی تربیتی تقاریر لجنہ کے سٹیج سے سنیں گی۔

وقفہ برائے نماز ظہر۔ عصر و طعام

۳-۰۰ تا ۳-۱۰	تلاوت قرآن کریم ونظم
۳-۱۰ تا ۳-۲۰	رپورٹ وتجاویز مدیرہ مصباح
۳-۲۰ تا ۳-۵۰	مقابلہ احادیث۔ فقہ۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و تاریخ اسلام وسلسلہ و تاریخ لجنہ۔

(یہ مقابلہ سوال وجواب کی صورت میں ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ بہنیں اور بچیاں حصہ لیں۔)

حدیث وفقہ:- جو چہل حدیث اور نبراس المومنین پر مشتمل ہوگا۔
کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام:- الوصیت وکشتی نوح۔
تاریخ اسلام:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات
تاریخ احمدیت:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات
تاریخ لجنہ اماء اللہ:- جلد اوّل
عام معلومات کا پرچہ جس میں دینی معلومات بھی شامل ہوں گی۔
پرچہ ذہانت:- مضمون نویسی کا مقابلہ۔ صرف پرچہ قرآن مجید لازمی ہوگا۔
باقی مضمون نویسی۔ ذہانت۔ عام دینی معلومات کے امتحانات پرچوں کی صورت میں ہوں گے۔

اس کے علاوہ باقی سارے مقابلے زبانی ہوں گے۔ اجتماع سے قبل ہر لجنہ کی طرف سے باقاعدہ اطلاع آنی چاہیئے کہ کس کس مقابلہ میں کتنی کتنی بچیاں شامل ہوں گی۔

۳-۵۰ تا ۴-۲۰	خطاب نمائندگان
۴-۳۰ سے	اختتامی خطاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مضمون نگاری کے مقابلہ کے لئے ذیل کے عنوانات تجویز کئے گئے ہیں:-

(۱) دعا اور استغفار کی اہمیت
(۲) قرآن کریم کی برتری علوم جدیدہ پر
(۳) عبادتِ الٰہی کے طریقے اور فوائد
(۴) سیرت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ
(۵) ارضِ بلال میں جماعت احمدیہ کے کارہائے نمایاں۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

احمدی لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ جو انشاء اللہ تعالیٰ ۴-۵-۶ر نومبر ۱۹۷۷ء کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں منعقد ہو رہا ہے اس موقعہ پر طبی امداد کے لئے احمدی لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ اس خدمت کے لئے خدمت دین کا شوق رکھنے والی بہنیں اپنے نام پیش کریں اور دفتر لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دیں کہ وہ کب ربوہ پہنچیں گی۔ کہاں قیام کریں گی اور کتنا وقت دے سکیں گی۔ بہتر ہوگا کہ تین دن کے لئے قریب کی جگہوں مثلاً فیصل آباد (لائلپور) سرگودھا یا لاہور کی رہنے والی آئیں۔

(مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے ذمہ رقوم لگائی گئی تھیں:-
لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ کیمبلپور۔ ملتان۔ ساہیوال۔ فیصل آباد۔ ڈیرہ غازیخان۔ جھنگ۔ ہزارہ۔ سکھر۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ۔ خیرپور۔ نواب شاہ۔ حیدرآباد۔ دادو۔ بدین۔ سانگھڑ۔ تھرپارکر اور کراچی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ "وَسِّعْ مَکَانَکَ" کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کے لئے جاری کردہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جلسہ سالانہ کے قرب کے پیشِ نظر حتی الوسع جلد نقد ادائیگی فرمائیں۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ ۶۸۵۵/۲۱۸-۲۷ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع افسر جلسہ سالانہ ربوہ کو بھجوائی جائے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۸/۱۰/۷۷ کے صفحہ ۶ پر سردار محمد صاحب آف گولبانہ اور لوہ کی طرف سے ایک اعلان ولادت شائع ہوا ہے اس میں نومولود کی تاریخ ولادت بجائے ۲۰/۹ کے ۲۰/۱۰ لکھی گئی ہے قارئین درستی فرمالیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے پہلے دن کی مختصر روداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد پروگرام کے مطابق بعض ورزشی اور تفریحی مقابلے ہوئے۔ صوبہ پنجاب کی مجالس انصار اللہ اور مجلس انصار اللہ ربوہ کی ٹیموں کے مابین والی بال کا مقابلہ ہوا جس میں ربوہ کی ٹیم جیت گئی۔ گولہ پھینکنے میں مکرم عبد السلام صاحب جڑانوالہ اوّل اور مکرم شیر محمد صاحب چک نمبر ۱۲۱ حسن پور ضلع لائل پور دوم رہے۔ کلائی پکڑنے میں مکرم محمد شریف صاحب پکانسوآنہ ضلع جھنگ اوّل اور مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چوہڑ چک نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ دوم رہے۔

اجلاس دوم:-

ورزشی و تفریحی مقابلوں کے بعد نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی اور کھانے کے لئے کچھ وقت دیا گیا۔ اس کے بعد ساڑھے سات بجے شام زیر صدارت محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ سالانہ اجتماع کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی عبد العزیز صاحب محتسب نظارت امور عامہ نے کی۔ مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب آف سکھر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم اردو کلام ترنم سے سنایا جس کے بعد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ نے سورۃ الحجرات کا مختصر درس دیا آپ نے فرمایا کہ اس سورۃِ قرآنیہ میں زندہ اور ترقی یافتہ قوم کے لئے چودہ اصول بیان فرمائے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کوئی نعمت نازل کرتا ہے تو اگر وہ قوم اس نعمت کی قدر نہ کرے تو وہ نعمت اس سے چھین لی جاتی ہے اور اگر کسی قوم میں نفاق اور تشتت وانشقاق پھیل جائے تو وہ تباہ و برباد ہو جاتی ہے آپ نے آیاتِ قرآنیہ سے استنباط کرتے ہوئے مندرجہ ذیل چودہ اصول بیان فرمائے جن پر کسی فاتح اور زندہ قوم کے لئے عمل کرنا ضروری ہے

۱۔ امام کے ساتھ وابستگی ۲۔ امام کے سامنے مؤدب رہنا ۳۔ اپنی آواز کو پست رکھنا اور امام وقت کی طرف سے کی جانے والی تحریک کی اشاعت اور اسے بلند کرنا ۴۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ۵۔ باہم گفتگو کرتے وقت وقار اور سنجیدگی کو مدنظر رکھنا ۶۔ اگر کوئی اہم خبر معلوم ہو تو اسے افسرانِ بالا تک پہنچانا تا اس کی مناسب تحقیق کر لی جائے۔ ۷۔ اگر دو گروہ اُلجھ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرانا۔ ۸۔ باہمی محبت و اتحاد پیدا کرنا۔ ۹۔ دوسرے کو حقیر سمجھ کر اس سے ہنسی مذاق نہ کیا جائے۔ ۱۰۔ ایک دوسرے پر طعن نہ کیا جائے۔ ۱۱۔ ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے نہ یاد کیا جائے۔ ۱۲۔ بدگمانی سے بچا جائے۔ ۱۳۔ تجسس سے کام نہ لیا جائے ۱۴۔ غیبت سے کلی اجتناب کیا جائے۔

آپ نے بتایا کہ اگر کوئی فاتح اور زندہ قوم ان اصول پر عمل پیرا نہیں رہتی تو وہ زوال پذیر ہو جاتی ہے اس پر مُردنی چھا جاتی ہے اور وہ زندگی سے محروم ہو جاتی ہے۔

ازاں بعد محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ نے بعض ان احادیث نبویہ کا درس دیا جن میں ان بنیادی باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن پر عمل پیرا ہونے سے کوئی شخص مسلمان کہلانے کا استحقاق پیدا کر لیتا ہے۔

(اس موقع پر محترم قائمقام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ارشاد پر صدارت کے فرائض مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم انصار اللہ ضلع لائل پور نے سنبھال لئے)

محترم خان حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس دیا۔ آپ نے فرمایا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو محبت و عشق تھا وہ آپ کی تحریرات میں (وہ نظم یا نثر اردو زبان میں ہوں یا عربی و فارسی میں) نمایاں نظر آتا ہے۔ میں ان مبارک تحریرات کے بعض نمونے پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پانچ ایسے حوالے پڑھ کر سنائے جن سے آپ کا اتباع و محبتِ رسولؐ میں فنا کی آخری حد تک پہنچے ہوئے کمال درجہ استغراق کا حاصل ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

محترم مولانا سید احمد علی صاحب سیالکوٹی قائد تجنید انصار اللہ مرکزیہ نے "الٰہی سلسلے" کے عنوان پر تقریر فرمائی آپ نے بتایا کہ الٰہی سلسلے خدا تعالیٰ خود قائم کرتا ہے وہ اپنے کسی بندہ کو وحی والہام سے مشرف فرما کر اسے لوگوں کی ہدایت کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ پھر وہ جس کسی کو اس منصب کے لئے چُنتا ہے اس کی تائید و نصرت بھی فرماتا ہے مصائب کی چکیاں چلتی ہیں۔ مخالفت کے طوفان امڈ آتے ہیں مگر وہ اس کا بال بیکا بھی نہیں کر سکتے۔ وہ اپنی تائید و نصرت سے یہ ثابت کر دیتا ہے کہ یہ شخص میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات سے اپنے اس دعویٰ کے شواہد پیش فرمائے اور بتایا کہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک الٰہی سلسلہ (جماعتِ احمدیہ) قائم فرمایا ہے۔ اس نے اپنے ایک بندہ کو وحی والہام سے مشرف فرما کر اسلام کی ترقی کے لئے کھڑا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر اس سلسلہ کی تائید و نصرت فرمائی ہے اور آئندہ بھی فرماتا رہے گا اس لئے جماعت احمدیہ کے افراد کو یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ مصائب اور آندھیاں اسلئے نہیں آتیں کہ خدانخواستہ ان کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹ جائے بلکہ وہ ان کو کامیابیوں سے ہمکنار کرنے اور انہیں ترقیات پر ترقیات دینے کے لئے آتی ہیں۔ اگر وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے اور اسلام و احمدیت کے لئے قربانیاں پیش کرتے رہے تو انشاء اللہ کامیابی ان کے قدم چُومے گی۔

آخر میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے "ہمارے عقائد" کے موضوع پر اختصار سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کسی جماعت یا فرد کے وہی عقائد قابلِ قبول اور تسلیم شدہ قرار دئے جاتے ہیں جو وہ قوم اور فرد خود پیش کرتے ہیں۔ اسلئے ہمارے عقائد سے میری یہ مراد ہے کہ افرادِ جماعت احمدیہ کیا عقائد رکھتے ہیں اور جس وجود نے اس جماعت کی بنیاد رکھی ہے اور جس کے ہم پیرو اور متبع ہیں اس نے اپنے کیا عقائد بتائے ہیں اس کے بعد آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف منیف سے ایک حوالہ پڑھ کر سنایا جس میں عقائدِ احمدیت کا بڑی وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے اور حضورؑ نے فرمایا ہے کہ "جن پانچ بنیادوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔" "وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہلِ سُنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان و زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

محترم مولانا نے ان عقائد کی وضاحت اور تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچ بنائے اسلام کو اس قدر زور اور دلائل سے واضح فرمایا ہے کہ دنیا یہ تسلیم کرنے لگ گئی کہ اللہ تعالیٰ انہی باتوں پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں ملتا ہے۔

محترم مولانا نے ایمانیات کی بھی بڑی وضاحت اور تشریح فرمائی۔

آخر میں محترم قائد صاحب عمومی نے دوسرے دن کا پروگرام سنایا اور سوا نو بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اچھی صحت راز ہے زندگی کا
مطب
اپنی طبّی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں باہر کے احباب مفصّل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مجلس انصار اللہ
کے اجتماعات کی ٹی پارٹی کیلئے ہمیشہ
کیفے اشرف گولبازار
کو یاد رکھیں
سیّد شاہ میر احمد اشرف (عرف لولا)
باجوہ مارکیٹ ربوہ